سوال

چیز کو مہنگا کر کے بیچنا 1794

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک روپیہ کی چیز اگر دس روپیہ تک بیچا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو غبن فاحش نہ ہوگی؟ حدیث رسول اللہ ﷺ نے کیا ثابت ہوتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ں کی دو صورت ہو سکتی ہے:

ایک: یہ کہ شخص واحد کسی شخص معین کو ایک روپیہ کی چیز دس روپیہ میں کبھی اتفاقی طور پر دیدے اور باقی دوسرے تاجر اور دوکان دار ایسا نہ کرتے ہوں۔ یہ صورت بیع کی مکروہ ہے۔ مشتری اگر ضعیف العقل ہو اور اس نے بائع سے عند العقد یہ کہہ دیا ہو کہ دھوکہ نہ دینا لیکن بعد عقد یہ تحقق ہوا کہ بائع نے اس کے ر

ورت: یہ ہے کہ عام دوکاندار وہ اشیاء جو انہوں نے ارزانی کے زمانے میں کوڑیوں کے دام خرید ہوں۔ اتفاقی طور پر قحط پڑجائے یا جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے یا اور کسی وجہ بلا وجہ معقول پانچ چھ گنا چھ گنا دس (محض زراندوزی کے لئے) دام بڑھا کر فروخت کریں جس سے ساری مخلوق پریشان ہو او بھوکوں مری ہو

قال في الدر المختار: ولایسعر حاکم الااذا تعدی الارباب عن القیمة تعدیا فاحشا فیسعر بمشورة واہل الرائ

قال مالک: علی الوالی الی التسعیر عند الغلاء (محلی)

ولایسعر بالاجماع الااذا کان ارباب الطعام یتحملون و یتعدون عن القیمة عجز القاضی عن صیانة حقوق المسلمین الا بالتسعیر فلاباس بہ بمشورة واہل الرای اوالبصر ہوالمختار وبہ یفتی کذا الفصول العمادیة (عالمگیری)

جس انس عند ابی داود والترمذی وابن حاجہ واحمد والدارمی والبزار وابی یعلی ابوہریرة عند احمد وابی داود وابوسعید عند ابن ماجہ والبزار والطبرانی وعلی عند البزار وابن عباس عند الطبرانی فی الصغیر وابوحجفة عند الطبرانی فی الکبیر) سے تعسیر کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اس کا محمل اور ہے کما لایخفی علی من لہ ادنی المام بفقہ الحدیث

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 369

محدث فتویٰ